International Research Jounral of Islamic Culture & Communication

IRJICC

ISSN:3007-4630 (P),3006-8304(E)

# قرآنِ کریم میں بحرانوں کے انتظامی اصول: منتخب قرآنی واقعات کا تفسیری و تجزیاتی مطالعہ

# ADMINISTRATIVE PRINCIPLES OF CRISIS MANAGEMENT IN THE SEERAH OF PROPHET :AN ﷺANALYTICAL STUDY OF MAKKAH AND MADINA ERA MUHAMMAD

1. **Muhammad Arif**
arif.hu1981@yahoo.com
Teaching Assistant, Department of Islamic & Religious Studies,Hazara University, Mansehra.

2. **Abdul Qadeer Siddiq**
aq487214@gmail.com
PhD Scholar Department of Islamic & Religious Studies,Hazara University, Mansehra .

3. **Muhammad Sabir**
msabir@hu.edu.pk
Teaching Assistant, Department of Islamic & Religious Studies,Hazara University, Mansehra.

**Vol. 04, Issue, 01, Jan-March 2026, PP:172-181**

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

| Article History | Received | Accepted | Published |
| --- | --- | --- | --- |
| | 15-01-26 | 03-02-26 | 30-03-26 |

## Abstract

*Crisis Management has emerged as a distinct discipline in contemporary administrative and organizational studies. Governments, institutions, and societies continuously face economic, political, social, psychological, and military crises that require effective management strategies. While modern management theories offer various frameworks for dealing with such challenges, the Holy Qur'an provides timeless and comprehensive principles that address crises at both material and moral levels. This study aims to explore the administrative principles of crisis management embedded within selected Qur'anic narratives through a descriptive, analytical, and exegetical approach.The research focuses on four significant Qur'anic case studies: the economic and food-security crisis managed by Prophet Yusuf (A.S.), the political and psychological crisis faced by Prophet Musa (A.S.) and the Children of Israel, the military and*

CC BY

*morale crisis following the Battle of Uhud, and the resource-distribution crisis addressed in Surah Al-Anfal after the Battle of Badr. Through the analysis of Qur'anic verses and classical exegeses, the study identifies key administrative principles such as proactive planning, resource management, merit-based leadership, psychological resilience, institutional accountability, consultative governance, conflict resolution, and transparent legislation.The findings reveal that the Qur'an does not merely narrate historical events; rather, it presents practical administrative models that remain relevant for contemporary organizations and states. The study concludes that the application of Qur'anic crisis-management principles can contribute significantly to sustainable governance, organizational stability, and social harmony in the modern world.*

***KeyWords*** : *Qur'anic Crisis Management, Administrative Principles, Prophet Yusuf (A.S.), Prophet Musa (A.S.), Battle of Uhud, Battle of Badr, Leadership Resilience, Resource Management, Strategic Planning, Islamic Administration.*

**تعارف**

انسانی تاریخ کا مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ بحران (Crisis) انسانی معاشروں، ریاستوں اور اداروں کی زندگی کا ناگزیر حصہ رہے ہیں۔ کبھی معاشی بدحالی، کبھی سیاسی انتشار، کبھی سماجی بے چینی اور کبھی عسکری خطرات اقوام کے وجود کے لیے چیلنج بنتے رہے ہیں۔ موجودہ دور میں انہی مسائل کے حل کے لیے "کرائسز مینجمنٹ"(**Crisis Management**) ایک مستقل علمی شعبے کی صورت اختیار کر چکا ہے، جس میں بحران کی پیشگی شناخت، اس کے اثرات کو کم کرنے، مناسب فیصلے کرنے اور بحران کے بعد تنظیمی بحالی کے اصول زیرِ بحث لائے جاتے ہیں۔

اگرچہ جدید انتظامی علوم میں بحرانوں کے انتظام پر وسیع لٹریچر موجود ہے، لیکن قرآنِ کریم نے چودہ صدیاں قبل ایسے اصول بیان کر دیے تھے جو نہ صرف بحرانوں کے فوری حل کی رہنمائی کرتے ہیں بلکہ ان کے طویل المدت اثرات سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات محض تاریخی حکایات نہیں بلکہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لیے عملی رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔ ان واقعات میں قیادت، منصوبہ بندی، وسائل کا نظم، نفسیاتی استحکام، شورائیت، احتساب اور تنازعات کے حل جیسے متعدد انتظامی اصول نمایاں طور پر موجود ہیں۔

قرآنِ کریم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعے میں معاشی بحران اور غذائی تحفظ کا ایسا جامع ماڈل پیش کیا جو آج کی اقتصادی منصوبہ بندی اور فوڈ سکیورٹی کے نظریات سے ہم آہنگ نظر آتا ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں سیاسی جبر، نفسیاتی دباؤ اور اجتماعی مایوسی کے ماحول میں قیادت کے استحکام اور عوامی اعتماد کی بحالی کے اصول ملتے ہیں۔ غزوۂ احد کے تناظر میں تنظیمی غلطیوں کے تجزیے، احتساب اور ادارہ جاتی اصلاح کی تعلیم دی گئی، جبکہ غزوۂ بدر کے بعد وسائل کی تقسیم کے مسئلے کو

شفاف قانون سازی اور تنازعات کے حل کے ذریعے مستقل بنیادوں پر حل کیا گیا۔

اس تحقیقی مقالہ میں قرآنی واقعات کا تفسیری و تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئے ہے کہ قرآنِ کریم بحرانوں کو محض حادثاتی واقعات نہیں سمجھتا بلکہ انہیں انسانی تربیت، تنظیمی اصلاح اور اجتماعی ارتقاء کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ مزید یہ کہ اس تحقیق میں اس امر کا جائزہ لیا گیا ہے کہ قرآنی اصولوں کو عصرِ حاضر کے ریاستی، سماجی اور ادارہ جاتی بحرانوں پر کس حد تک منطبق کیا جاسکتا ہے۔

جدید دور کے انتظامی ماہرین بھی ان اصولوں کو "Religious-Based Crisis Management Model" کے طور پر زیرِ بحث لاتے ہیں۔

کلاسیکی تفاسیر جیسے امام طبری، زمخشری، ابن کثیر اور امام رازی نے قرآنی واقعات کو صرف تاریخی نہیں بلکہ ہدایت اور اصول سازی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

جدید اسلامی اسکالرز کے مطابق قرآن کریم میں موجود انتظامی اصول درج ذیل ابواب سے تعلق رکھتے ہیں:

اسٹریٹجک منصوبہ بندی (Strategic Planning)

وسائل کا انتظام (Resource Management)

اخلاقی قیادت (Leadership Ethics)

بحران میں رابطہ کاری (Crisis Communication)

تنظیمی سیکھنے کا عمل (Organizational Learning)

اس آرٹیکل کا اصل ہدف اور علمی دائرہ کار ان قرآنی مآخذ کی روشنی میں ایسے انتظامی اصول (Administrative Principles) اخذ کرنا ہے جو موجودہ دور کے تنظیمی اور ریاستی بحرانوں میں مشعلِ راہ بن سکیں۔

**۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا معاشی و غذائی قحط کا انتظام (سورہ یوسف)**

**علمی و تفسیری تجزیہ**

سورہ یوسف میں بیان کردہ قحط کا واقعہ محض ایک تاریخی قصہ نہیں ہے، بلکہ یہ اقتصادی بحران (Economic Crisis) اور غذائی تحفظ (Food Security) کی منصوبہ بندی کا ایک مکمل اور عملی قرآنی ماڈل ہے۔ جب مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا، تو اس کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے پیش کی اور محض تعبیر پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس بحران سے نمٹنے کا ایک جامع چودہ سالہ لائحہ عمل بھی پیش فرمایا جو مائیکرو اور میکرو اکنامکس کے اصولوں پر مبنی تھا۔

اللہ تبارک و تعالی کا ارشاد ہے:

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ[1]

**انتظامی اصول اور تفسیری آراء**

امام ابن جریر الطبری (وفات: 310ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پیداوار کو غلے کے اندر ہی چھوڑنے کا حکم دیا ( **فَذَرُوهُ فِي سُنۢبُلِهِۦٓ** ) تاکہ وہ طویل عرصے تک گھن لگنے، سڑنے اور ماحولیاتی اثرات سے محفوظ رہ سکے۔[2] یہ زرعی پیداوار کو ذخیرہ کرنے کی قدیم مگر سائنسی ترین تکنیک تھی جو سپلائی چین مینجمنٹ (Supply Chain Management) کی بنیاد ہے۔

اس واقعے سے درج ذیل کلیدی انتظامی اصول اخذ ہوتے ہیں:

**پیشگی منصوبہ بندی :(Proactive Planning)** بحران آنے سے قبل ہی، سات سالہ فراوانی کے دور میں، اگلے سات سالہ قحط کے سدِباب کے لیے چودہ سالہ طویل المیعاد حکمتِ عملی وضع کرنا۔

**کفایت شعاری اور راشننگ :(Austerity Measures)** فراوانی کے سالوں میں کھلے عام اسراف کے بجائے صرف اتنی مقدار استعمال کرنے کی اجازت دی گئی جتنی بقا کے لیے ضروری ہو إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ اور باقی کو ریزرو فنڈ کے طور پر محفوظ کیا گیا۔

**اہلیت اور امانت :(Competence & Integrity)** حضرت یوسف علیہ السلام نے خود کو اس تنظیمی منصب کے لیے پیش کیا کیونکہ وہ اس شعبے کے ماہر اور امین تھے:

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ۔[3]

امام زمخشری (وفات: 538ھ) کے مطابق "حفیظ" سے مراد خزانے اور مادی وسائل کی حفاظت کی مکمل اہلیت و دیانت داری ہے، اور "علیم" سے مراد اقتصادی امور، بحرانی نظم و نسق اور زرعی حساب کتاب کی گہری علمی معرفت ہے۔[4] ۔ یہ صفتِ حاکمیت عہدہ تفویض کرنے کے لیے میرٹ کی بہترین مثال ہے۔

### ۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا سیاسی و سماجی بحران

### علمی و تفسیری تجزیہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جس معاشرے کا سامنا تھا، وہ فرعون کی طویل غلامی، جبر اور استحصال کی وجہ سے فکری، سماجی اور نفسیاتی طور پر مفلوج ہو چکا تھا۔ جب بحران کا عروج آیا اور فرعون کے مسلح لشکر نے ان کا تعاقب کیا، تو بنی اسرائیل مادی اسباب کو سامنے دیکھ کر شدید نفسیاتی دباؤ اور مایوسی کا شکار ہو گئے، جیسا کہ قرآنِ کریم میں اس تزویراتی بحران کا نقشہ کھینچا گیا ہے:

فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ[5]

### انتظامی اصول اور تفسیری آراء

اس شدید ترین بحران کے وقت قائد (Leader) کا کردار تنظیمی بقا کے لیے فیصلہ کن ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کی اجتماعی مایوسی کو اپنے غیر متزلزل توکل اور پختہ عزم سے سیکنڈوں میں دور کیا:

قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔[6]

حافظ ابن کثیر (وفات: 774ھ) فرماتے ہیں کہ اس نازک موڑ پر جب سامنے ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور پیچھے دشمن کا لاؤ لشکر تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ جملہ بحران کے وقت صبر و استقامت اور "بحران میں قائدانہ ثبات (Leadership Resilience)" کی تاریخِ انسانی کی سب سے بڑی مثال ہے۔[7]

اس سیاسی و سماجی واقعے سے اخذ ہونے والے انتظامی ضوابط درج ذیل ہیں:

**نفسیاتی استحکام (Psychological Crisis Management):** بحران کے وقت پینک (Panic) پھیلنے سے روکنا اور عوام یا ماتحتوں کے گرتے ہوئے حوصلے کو سنبھالنا۔

**متبادل راستوں کی تلاش (Alternative Resource Operations):** سمندر کے پھٹنے اور راستے بننے کا معجزہ انتظامی زبان میں یہ سکھاتا ہے کہ انتہائی کٹھن حالات میں بھی جب روایتی اسباب ختم ہو جائیں، تب بھی متبادل اور غیر روایتی راستے تلاش کیے جائیں۔

**تنظیمی ڈھانچہ اور وفود کی تشکیل (Decentralization):** صحرائے سینا میں پانی کے بحران کے وقت بارہ قبیلوں کے لیے الگ الگ چشمے جاری کیے گئے **قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ** تاکہ داخلی انتشار، بھگدڑ اور ریسورس مینجمنٹ کی بدنظمی کا خاتمہ ہو اور ہر گروپ اپنے دائرے میں کام کرے۔

### ۳۔ غزوۂ احد اور عسکری و نفسیاتی بحران (سورۂ آل عمران)

### علمی و تفسیری تجزیہ

غزوۂ احد مسلم امت کے لیے ایک کڑی تزویراتی آزمائش تھی، جہاں ایک انتظامی و تزویراتی غلطی (تیر اندازوں کے دستے کا اسٹریٹجک پوزیشن کو چھوڑنا) کی وجہ سے جیتی ہوئی بازی وقتی شکست، افواہوں کے پھیلاؤ اور شدید جانی نقصان میں بدل گئی۔ اس بحران کے بعد نازل ہونے والی سورہ آل عمران آیات الٰہی نظامِ تربیت اور پوسٹ کرائسز انالیسز (Post-Crisis Analysis) کا شاہکار ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ [8]

### انتظامی اصول اور تفسیری آراء

علامہ آلوسی (وفات: 1270ھ) "روح المعانی" میں تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کو یہ آفاقی تنظیمی اصول سکھایا گیا کہ کسی بھی بحران کے بعد بیرونی عوامل یا دشمن کی چالوں کو کلی طور پر ذمہ دار ٹھہرانے کے بجائے، سب سے پہلے اپنے اندرونی تنظیمی نقائص اور اسباب کا تجزیہ کرنا چاہیے، جسے جدید انتظامیہ میں روٹ کاز انالیسز **(Root Cause Analysis)** کہا جاتا ہے۔[9]

اس بحران کے تنظیمی و انتظامی اصول درج ذیل ہیں:

**احتساب اور اصلاح :**(Accountability & Redressal) غلطی کی نشاندہی کرنا مگر اس تعمیری انداز سے کہ ملامت کے بجائے مستقبل کے لیے تنظیمی اصلاح کا پہلو نمایاں ہو۔

**نرمی اور مشاورت کی بقا :**(Maintenance of Shura) اتنے بڑے تنظیمی بحران اور نقصان کے باوجود اللہ تعالیٰ نے قائدِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنے ارکان سے مشاورت کا عمل معطل نہ کریں بلکہ اسے جاری رکھیں:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۔[10]

**مایوسی کا خاتمہ :**(Countering Demoralization) شکست کے فوری بعد تنظیمی ارکان کی دلجوئی کرنا اور ان کے اسٹریٹجک وژن کو دوبارہ زندہ کرنا:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔[11]

**۴۔ غزوۂ بدر اور بحرانِ تقسیمِ وسائل (سورۂ انفال)**

**علمی و تفسیری تجزیہ**

غزوۂ بدر مسلمانوں کی پہلی باقاعدہ عسکری فتح تھی، لیکن فتح کے فوراً بعد مالِ غنیمت کی تقسیم پر ایک داخلی بحران پیدا ہونے لگا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل اسلامی ریاست میں مادی وسائل اور مالِ غنیمت کی تقسیم کا کوئی باقاعدہ قانونی ڈھانچہ یا ریاستی ضابطہ موجود نہیں تھا۔ سورہ الانفال اسی بحران کے فوری اور پائیدار حل کے لیے نازل ہوئی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ ۖ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۔[12]

**انتظامی اصول اور تفسیری آراء**

امام فخر الدین الرازی (وفات: 606ھ) "تفسیرِ کبیر" میں فرماتے ہیں کہ مالِ غنیمت کے بارے میں سوال پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے پہلے اس کی ملکیت کا اصولی فیصلہ فرما کر انسانی حرص، لالچ اور داخلی نزاع کا راستہ روکا، اور پھر مادی تقسیم سے پہلے دلوں کی اصلاح **وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ** پر زور دیا۔[13]

اس بحران سے وضع ہونے والے تنظیمی اصول درج ذیل ہیں:

**ادارتی مرکزیت :**(Institutional Centralization) بحرانِ وسائل کے وقت فیصلے کا اختیار کسی فردِ واحد کے جذبات کے بجائے مرکزی قیادت (اللہ اور اس کے رسول) کے سپرد کرنا تاکہ بندر بانٹ اور داخلی انتشار کا خاتمہ ہو۔

**روابط کی درستی :**(Conflict Resolution) مادی وسائل کی تقسیم سے قبل تنظیمی ارکان کے باہمی تعلقات، ٹیم ورک اور دلوں کی صفائی کو اولویت دینا۔

**شفاف قانون سازی :**(Transparent Regulation) بعد ازاں اسی سورت میں مالِ غنیمت کے پانچویں حصے

(خمس) کا باقاعدہ قانون واضح کر کے مستقبل کے لیے اس نوعیت کے تمام بحرانوں کا مستقل حل فراہم کر دیا گیا۔[14]

**جامع موازنہ: قرآنی بحرانوں کی نوعیت اور انتظامی حل**

مختلف قرآنی بحرانوں، ان کی مخصوص نوعیت اور ان کے حل کے لیے اختیار کی گئی قرآنی حکمتِ عملی کا ایک اجمالی اور تقابلی خاکہ درج ذیل جدول میں پیش کیا گیا ہے:

| کلیدی انتظامی اصول (Key Principle) | قرآنی حکمتِ عملی (Strategy) | بحران کی نوعیت | واقعہ / سورت |
|---|---|---|---|
| پیشگی منصوبہ بندی (Proactive Planning) اور کفایت شعاری | چودہ سالہ پیداواری و سائنسی ذخیرہ اندوزی کا پلان | معاشی، زرعی اور غذائی قحط | **حضرت یوسف علیہ السلام** سورہ یوسف |
| بحران میں قائدانہ ثبات (Leadership Resilience) | توکل، حوصلہ افزائی اور تنظیمی و قبائلی تقسیم | سماجی، سیاسی اور نفسیاتی غلامی | حضرت موسیٰ علیہ السلام الاعراف / طٰہٰ |
| اندرونی احتساب (Root Cause Analysis) اور دلجوئی | پوسٹ کرائسز انالیسز، عفو و درگزر، تسلسلِ شوریٰ | عسکری شکست اور تنظیمی نافرمانی | غزوۂ احد سورہ آل عمران |
| تنازعات کا حل (Conflict Resolution) اور ادارتی ضابطہ | وسائل کی مرکزیت اور داخلی روابط کی اصلاح | تقسیمِ وسائل اور باہمی نزاع | غزوۂ بدر) سورہ الانفال( |

**خلاصہ (Executive Summary)**

قرآنِ کریم بحرانوں کو محض اتفاقی حادثات نہیں بلکہ قانونِ الٰہی اور آزمائش قرار دیتا ہے جس کا مقصد انسانی صلاحیتوں کو نکھارنا اور تنظیمی صف بندی کرنا ہے۔

معاشی بحرانوں سے نمٹنے کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کا ماڈل یہ سکھاتا ہے کہ سائنسی ذخیرہ اندوزی، میرٹ، تکنیکی مہارت اور امانت داری ہی معیشت کو پائیدار سہارا دے سکتی ہیں۔

شدید ترین تزویراتی (Strategic) اور جانی بحران کے وقت ایک رہنما کا کام ماتحتوں کو پینک اور مایوسی سے نکالنا اور

ان کے نفسیاتی استحکام کو برقرار رکھنا ہے، جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا۔

تنظیمی غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے بحرانوں میں پوسٹ کرائسز انالیسز لازمی ہے، مگر اس دوران لیڈرشپ کو ملامت کا انداز چھوڑ کر عفو، درگزر اور مشاورت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

مادی وسائل کی تقسیم پر پیدا ہونے والے نزاعات کا حل شفاف قانون سازی اور ادارتی مرکزیت میں پنہاں ہے، تاکہ کسی بھی سطح پر تنظیمی تقسیم کا خطرہ پیدا نہ ہو۔

کیا موجودہ دور کے مسلم ممالک اور تنظیمیں اپنے معاشی، سیاسی اور عسکری بحرانوں کا حل غیروں کے وضع کردہ وقتی، مادی اور تجرباتی نظریات میں تلاش کرنے کے بجائے، قرآن کے ان ابدی انتظامی اصولوں کی سائنسی اور معاصر تطبیق (Modern Application) کرنے کے لیے تیار ہیں، جو مادی وسائل کے استحکام کے ساتھ ساتھ انسانی روح اور نفسیات کا بھی بیک وقت علاج کرتے ہیں؟

## نتائج

1. قرآنِ کریم بحرانوں کو محض حادثاتی یا وقتی مسائل کے طور پر پیش نہیں کرتا بلکہ انہیں انسانی تربیت، اجتماعی اصلاح اور ادارہ جاتی استحکام کے مواقع قرار دیتا ہے۔ اس لیے قرآنی نقطۂ نظر میں بحران ایک چیلنج ہونے کے ساتھ ساتھ اصلاح و ارتقاء کا ذریعہ بھی ہے۔
2. حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مؤثر بحرانی انتظام کا انحصار پیشگی منصوبہ بندی، وسائل کے دانشمندانہ استعمال، طویل المدت حکمتِ عملی اور ماہر قیادت پر ہے۔ قرآنِ کریم معاشی بحرانوں کے حل کے لیے صرف فوری اقدامات نہیں بلکہ مستقبل بینی اور سائنسی ذخیرہ اندوزی کی تعلیم دیتا ہے۔
3. حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ شدید سیاسی، سماجی اور نفسیاتی دباؤ کے ماحول میں قیادت کا اعتماد، حوصلہ افزائی اور عوام کے اندر امید پیدا کرنا بحران کے کامیاب انتظام کی بنیادی شرط ہے۔ قائد کا نفسیاتی استحکام پوری جماعت کے استحکام کا سبب بنتا ہے۔
4. قرآنی واقعات سے یہ اصول بھی سامنے آتا ہے کہ بحران کے وقت متبادل راستوں کی تلاش، حالات کے مطابق حکمتِ عملی میں لچک اور غیر روایتی ذرائع سے استفادہ کامیاب قیادت کی اہم خصوصیات ہیں۔
5. غزوۂ احد کے قرآنی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ تنظیمی بحرانوں کے بعد احتساب، خود تنقیدی اور داخلی کمزوریوں کی نشاندہی ادارہ جاتی اصلاح کے لیے ناگزیر ہیں۔ قرآنِ کریم ذمہ داری کا تعین کرتے ہوئے اصلاحی طرزِ عمل اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ انتقامی یا مایوس کن رویے کی۔

6. سورۂ آل عمران کی تعلیمات یہ ثابت کرتی ہیں کہ بحران کے بعد بھی مشاورت، باہمی اعتماد اور قائد و کارکن کے تعلقات کو برقرار رکھنا تنظیمی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔ شورائیت بحران کے بعد اداروں کو از سرِ نو مضبوط بنانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔

7. غزوۂ بدر اور سورۂ انفال کے مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ وسائل کی تقسیم سے متعلق تنازعات کا مستقل حل شفاف قوانین، واضح ضوابط اور مرکزی ادارہ جاتی نگرانی کے ذریعے ممکن ہے۔ قانون کی بالادستی داخلی اختلافات کے خاتمے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

8. قرآنی واقعات اس امر کو واضح کرتے ہیں کہ کسی بھی بحران کے حل میں مادی وسائل کے ساتھ ساتھ اخلاقی اقدار، روحانی وابستگی اور نفسیاتی استحکام بھی یکساں اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی پہلو قرآنی ماڈل کو جدید انتظامی نظریات سے ممتاز بناتا ہے۔

9. تحقیق سے ثابت ہوا کہ قرآنِ کریم میں مذکور بحرانی انتظام کے اصول جدید انتظامی علوم کے اہم تصورات، مثلاً Leadership Resilience، Resource Management، Strategic Planning، Accountability، Conflict Resolution اور Organizational Learning سے ہم آہنگ ہیں، تاہم قرآن انہیں اخلاقی اور روحانی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔

10۔ موجودہ دور کے ریاستی، سماجی اور ادارہ جاتی بحرانوں کے تناظر میں قرآنی اصول ایک قابلِ عمل، پائیدار اور ہمہ جہت ماڈل پیش کرتے ہیں جو نہ صرف بحران کے اثرات کو کم کرنے میں مددگار ہیں بلکہ مستقبل میں ایسے بحرانوں کی روک تھام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ قرآنِ کریم بحرانوں کے انتظام کے حوالے سے ایک جامع، متوازن اور آفاقی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، غزوۂ احد اور غزوۂ بدر کے قرآنی واقعات میں ایسے انتظامی اصول موجود ہیں جو جدید کرائسز مینجمنٹ کے بنیادی تصورات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ پیشگی منصوبہ بندی، مؤثر قیادت، نفسیاتی استحکام، احتساب، مشاورت، شفاف قانون سازی اور تنازعات کے حل جیسے اصول نہ صرف قرآنی تعلیمات کا حصہ ہیں بلکہ کامیاب ریاستی اور تنظیمی نظم و نسق کی بنیاد بھی ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم معاشرے، تعلیمی ادارے، حکومتی تنظیمیں اور پالیسی ساز ادارے بحرانوں کے حل کے لیے قرآنی رہنمائی کو جدید انتظامی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہوئے عملی سطح پر نافذ کریں۔ اس طرح ایک ایسا انتظامی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جو مادی ترقی کے ساتھ اخلاقی استحکام، سماجی ہم آہنگی اور پائیدار ترقی کو بھی یقینی بنا سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International

License.

## حوالہ جات (References)

[1] سورہ یوسف، آیت: 47

[2] الطبري، محمد بن جریر، جامع البیان عن تأویل آي القرآن، دار ھجر، قاہرہ، 2001ء، جلد 16، صفحہ: 124

[3]، القرآن، سورہ یوسف، آیت: 55

[4] الزمخشري، محمود بن عمر، الكشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الكتاب العربي، بیروت، 1407ھ، جلد 2، صفحہ: 482 سورہ الشعراء، آیت: 61

[5]، القرآن، سورہ الشعراء، آیت: 62

4، القرآن،

[6] سورہ الشعراء، آیت: 61

[7] ابن كثیر، إسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبة، مدینہ منورہ، 1999ء، جلد 6، صفحہ: 145۔

[8] سورہ آل عمران، آیت: 165

[9] الآلوسي، محمود شكري، روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني، دار الكتب العلمیة، بیروت، 1415ھ، جلد 4، صفحہ: 112۔

[10] سورہ آل عمران، آیت: 159

[11] سورہ آل عمران، آیت: 139

[12] سورہ الانفال، آیت: 1

[13] الرازي، فخر الدین محمد بن عمر، التفسیر الكبیر (مفاتیح الغیب)، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، 1420ھ، جلد 15، صفحہ: 442

[14] سورہ الانفال، آیت: 41